130155 ـ كيا بچے كو دو سال سے زائد دودھ پلانا جائز ہے ؟

سوال

ہميں علم ہے ك رضاعت كى مدت دو برس ہے؛ ليكن كيا بچے كو دو برس سے زائد دودھ پلانا ممكن ہے، اگر ايسا كرنا جائز ہے تو يہ بتائيں كہ دو سال كے بعد كتنا عرصہ اور دودھ پلايا جا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اللہ سبحانہ و تعالى نے مدت رضاعت يعنى دودھ پلانے كى مدت مكمل دو بر س مقرر كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور مائيں اپنى اولاد كو مكمل دو برس دودھ پلائيں، اس كے ليے كہ جو چاہے دودھ كى مدت پورى كرے البقرة (233).

ابن كثير رحمہ اللہ اس كى تفسير ميں رقمطراز ہيں:

" ماؤں كے ليے اللہ سبحانہ و تعالى كى جانب سے راہنمائى ہے كہ وہ اپنى اولاد كى رضاعت مكمل كريں اور دو برس تك دودھ پلائيں " انتہى

ديكھيں: تفسير ابن كثير (1 / 633ـ 634).

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان:

مكمل دو برس اس كے ليے جو مدت رضاعت مكمل كرنا چاہے .

رضاعت مكمل ہونے كى دليل ہے، اس عرصہ كے بعد خوراك ميں سے ايك خوراك ہى شمار ہوگى.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (34 / 63).

اور مجلة بحوث الاسلاميہ ميں درج ذيل عبارت لكھى گئى ہے:

میڈیکل سرچ سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ بچے کی عمر کے پہلے دو برس میں رضاعت بچے کی نشو نما کا اکیلا سبب ہے، اور دو برس کے بعد اکیلی رضاعت بچے کی خوراک نہیں بنتی " انتہی

دیکھیں: مجلة البحوث الاسلامیة (37 / 329).

لیکن دو برس کی عمر کے بعد دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں؛ خاص کر جب دودھ پلانے میں بچے کی مصلحت و منفعت اور فائدہ پایا جائے " انتہی

اس لیے دو برس کے بعد دودھ پلاتے رہنے میں کوئی حرج نہیں "

قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

دو برس سے زائد یا کم دودھ پلانے کا انحصار بچے کے والدین کی رضامندی اور بچے کو نقصان دینے سے اجتاب کرنا ہے " انتہی

تفسیر القرطبی (3 / 162).

مستقبل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" تو یہ معلوم ہوا کہ رضاعت میں ہی بچے کی مصلحت و حق ہے، اور اگر بچے کو دودھ چھڑانے میں ضرر و نقصان ہو تو دو برس سے قبل اسے دودھ چھڑانا جائز نہیں ہوگا، چنانچہ اگر مصلحت ہو اور بچے کو ضرر سے دور رکھنا مقصود ہو تو ماں کے لیے دو برس کے بعد بھی بچے کو دودھ پلانا جائز ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب " تحفة المودود في احکام المولود " میں کہتے ہیں:

" ماں کے لیے بچے کو اڑھائی سال سے بھی زیادہ دودھ پلانا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (21 / 60).

ڈاکٹر وہبہ الزحیل کی کتاب " الفقہ الاسلامی و ادلتہ " میں درج ہے:

" بچہ کمزور ہونے کی بنا پر اگر دو برس کے بعد بھی بچے کوضرورت کی بنا پر دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے نتیجہ میں حرمت وغیرہ کے احکام مرتب نہیں ہونگے، اور نہ ہی مطلقہ ماں اس کی اجرت حاصل کر سکتی ہے " انتہی

دیکھیں: الفقہ الاسلامی و ادلتہ (10 / 36).

اور " الجوہر النيرة " میں درج ہے:

" الذخيرة " میں رضاعت کی مدت کے تین اوقات درج ہیں: کم از کم، اور درمیانہ اور زیادہ سے زیادہ.

کم از کم مدت ڈیڑھ برس ہے، اور درمیانی مدت دو برس اور زیادہ سے زیاد اڑھائی برس ہیں، اگر دو برس سے کم دودھ پلایا جائے تو یہ کوتاہی نہیں ہوگی، اور اگر دو برس سے زائد مدت گزر جائے تو یہ زیادتی نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں: الجوہر النيرة (2 / 27).

اس بنا پر دو برس سے زائد دودھ پلانے میں کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن اس میں بچے کی مصلحت مدنظر رکھی جائیگی.

واللہ اعلم .